ہم رہے ہے۔ امامتِ امت کے دستور اساسی میں مصطلحاتِ سیاسی کی تشریح و وضاحت ہے اور حکومتِ الٰہی میں دستور اساسی کا ایک خاکہ کھینچا گیا ہے۔ یہ پمفلٹ اصل فارسی سے اردو میں مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی نے ترجمہ کیے ہیں اور قابل مطالعہ ہیں۔ افسوس ہے کہ زبان اور انداز بیان دونوں گنجلک ہیں۔ حقائق بجائے خود قیمتی ہیں مگر انکو پیش کرنیکا طریقہ بہت پرانا ہے اور موجودہ زمانہ کے لٹریچر میں جگہ پانا اسکے لیے مشکل ہے۔

اسلام اِن دی ورلڈ مصنفہ ڈاکٹر زکی علی۔ قیمت للعہ۔ ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور۔

ڈاکٹر زکی علی ترکی النسل مسلمان ہیں۔ مصر میں رہنے کی وجہ سے عربی زبان بھی جانتے ہیں انگریزی بھی سیکھی ہے اور فاضی لکھتے ہیں۔ مصر میں طبابت کر رہے تھے کہ ایک طبی کام کے سلسلہ میں انکو یورپ کے سفر کا موقع ملا۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ "لوگوں کو اسلام کے متعلق قطعاً کوئی واقفیت نہیں ہے بلکہ بہت سی بدگمانیاں دلوں میں سمائی ہوئی ہیں"۔ نیز انہیں یہ بھی محسوس ہوا کہ "مغربی ممالک اور اسلامی دنیا کے تعلقات ایک مرض مزمن سے مشابہت رکھتے ہیں" اسلیے انہوں نے ایک ڈاکٹر کی طرح اس مرض کی تشخیص اور علاج کی طرف توجہ کی"۔ لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا معیار علم و نظر ہمارے اُن عام نوجوانوں سے جو یورپ جایا کرتے ہیں، کچھ زیادہ بلند نہ تھا۔ اسلام کے ساتھ اُنکو اسلیے عقیدت تھی کہ یہ اُن کا دین آبائی ہے۔ اور مسلمانوں سے اسلیے ہمدردی و دلچسپی تھی کہ یہ اُنکی ہم مذہب قوم ہے۔ اسلیے مذکورہ بالا حالات کو دیکھکر اُن کے دل میں اُسی طرح اسلام اور مسلمانوں کے لیے درد پیدا ہوا جس طرح اُن جیسے بہت سے زائرین یورپ کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے، مگر اسلام کے متعلق معلومات کی کمی، صحیح اسلامی فکر و نظر سے محرومی، اور اسلام کو مسلم قومیت کے ساتھ خلط ملط کر دینے کی وجہ سے وہ اُس کام کو انجام نہ

دے سکے جس کا بار انہوں نے محض جذبات کے جوش میں اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ۔ انہوں نے اس کتاب میں ایک طرف تو ایک خوفزدہ ہمسایہ کی طرح اپنے طاقتور ہمسایہ (یعنی یورپ) کو یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں سے اسکو کوئی خطرہ نہیں ہے، تاکہ ترقی و نہضت کے لیے مسلمان جو کوششیں کر رہے ہیں انکو وہ بدگمانی کی نظر سے نہ دیکھے اور جو کچھ یہ کرنا چاہتے ہیں کرنے دے ۔ دوسری طرف وہ اسلام کو چھیل بنا کر مغربی مذاق کے مطابق تیار کرنیکی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر ناک بھوں چڑھانا چھوڑ دے اور مان لے کہ یہ اسلام تو کچھ اُس کی اپنی تہذیب سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے ۔

کتاب کے دو حصے ہیں ۔ پہلے حصہ میں ۹ باب ہیں اور دوسرے میں ۴ ۔ پہلے حصہ میں "پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم"، "اسلام"، "قرآن"، "اسلامی سیاست"، "خلافت"، "اسلامی تہذیب اور اشاعتِ اسلام" وغیرہ کو موضوع بحث قرار دیا ہے ۔ اور دوسرے حصے کے عنوانات یہ ہیں "اسلام کی موجودہ بیداری"، "اسلام کی آزادی"، "اسلام اور بین الاقوامی معاملات" اور "اسلام دنیا میں" یہ عنوانات خود اس حقیقت کی غمازی کر رہے ہیں کہ بیچارہ ڈاکٹر اسلام اور مسلمانوں کو ایک چیز سمجھ رہا ہے اور جہاں مسلمان کا لفظ بولنا چاہیے وہاں اسلام کا لفظ بولتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب خود مسلمان ہی اسلام اور مسلمانوں کو اس طرح خلط ملط کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے لگیں تو تعجب کرنا چاہیے اگر ایک مغربی سیاح مشرق میں "اسلام" کو بھیک مانگتے اور بات بات پر جھوٹی قسمیں کھاتے اور ایک ایک کوڑی پر ایمان بیچتے دیکھکر اسلام کی طرف سے نفرت و حقارت کا جذبہ لیے ہوئے واپس جائے ۔

اسلام کے متعلق ڈاکٹر صاحب کی معلومات اتنی ہی سطحی ہیں مگر مجتہدانہ اظہار رائے کرنے میں انکی جسارت کا وہی حال ہے جو اُن کے طبقہ کے دوسرے لوگوں کا ہے ۔ مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں "عورتوں کے لیے برقعہ کا حکم قرآن میں کہیں نہیں ہے، یہ ایک اجنبی رسم ہے جو باہر سے مسلمانوں میں آگئی ہے ۔" اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ بھی کہ "اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جو عورت کو

سوسائیٹی میں وہ جگہ لینے سے روکے جو یورپ کے مہذب ممالک میں اسے حاصل ہے"۔ خیر، یہ تو پھر بھی ایک جزئی مسئلہ تھا۔ ایک دوسری جگہ تو فاضل ڈاکٹر نے یہ قاعدہ کلیہ ہی طے فرما دیا ہے کہ "اگر کسی قانون کے اتباع سے مضر اثرات پیدا ہوں تو اس قانون میں ترمیم کرکے اُسے زمانہ کی ضروریات کے مطابق بنا لینا چاہیے"۔ اب اسکے بعد اسلام کی لچک اور سیمابیت میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے؟ خدا کے بنائے ہوئے قانون کو بندے جب نامناسب سمجھیں، منسوخ کردیں اور اس کی جگہ جو دوسرا قانون چاہیں خود تصنیف کرکے اس کا نام خدا کا قانون رکھ دیں! کس قدر خوب سمجھا ہے ہمارے طبیب حاذق نے اسلام کو۔ ایسی ہی تحریروں کو دیکھ کر بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دل میں اسلام کے لیے جو قوم پرستانہ درد اٹھتا ہے وہ بیچارے اسلام کے لیے نادان کی دوستی سے کچھ کم بلا نہیں ہے۔

اس تنقید سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کتاب میں عیوب کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ فی الواقع اس میں دنیا کی مختلف مسلمان قوموں کے متعلق بہت سی مفید معلومات جمع کی گئی ہیں جو کسی دوسری جگہ یکجا نہ ملینگی۔